آخری پہلا ہو گا اور پہلا آخری ہو گا۔

24 اکتوبر 2021 کا خطبہ
متّی 20:1-16

آج کا حوالہ متّی 20:1-16 سے ہو گا۔
جب آپ اسے اردو میں پڑھتے ہوئے سنتے ہیں، تو براہ کرم اسے اپنی مادری زبان میں پڑھیں۔

1 ”کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایک گھر کے مالک کی مانند ہے جو صبح سویرے اپنے انگور کے باغ کے لیے مزدور لگانے کے لیے نکلا۔
2 مزدوروں سے ایک دینار ایک دن پر راضی ہو کر اُس نے اُنہیں اپنے تاکستان میں بھیج دیا۔
3 اور تیسرا گھنٹہ باہر نکلا تو اُس نے بازار میں اوروں کو خالی کھڑے دیکھا۔
4 اور اُس نے اُن سے کہا تُم بھی تاکستان میں جاؤ اور جو کچھ ٹھیک ہے میں تُمھیں دُوں گا۔
5 چنانچہ وہ چلے گئے۔ چھٹے گھنٹے اور نویں گھنٹے کے قریب دوبارہ باہر جا کر اس نے ایسا ہی کیا۔
6 اور گیارہویں گھنٹے کے قریب وہ باہر گیا اور اوروں کو کھڑا پایا۔ اور اُس نے اُن سے کہا تُم سارا دِن یہاں بیکار کیوں کھڑے رہتے ہو؟
7 اُنہوں نے اُس سے کہا، 'کیونکہ کسی نے ہمیں کام پر نہیں رکھا۔' اس نے ان سے کہا تم بھی انگور کے باغ میں جاؤ۔
8 اور جب شام ہوئی تو تاکستان کے مالک نے اپنے پیشوا سے کہا کہ مزدوروں کو بُلا کر اُن کی اُجرت پچھلی سے شروع کر کے پہلے تک ادا کر۔
9 اور جب گیارہویں گھنٹے کے قریب مزدور آئے تو ان میں سے ہر ایک کو ایک دینار ملا۔
10 اب جب مزدور پہلے آئے تو اُنہوں نے سوچا کہ اُنہیں زیادہ ملے گا لیکن اُن میں سے ہر ایک کو ایک دینار بھی ملا۔
11 اور یہ پا کر وہ گھر کے مالک سے بڑبڑانے لگے۔
12 کہنے لگے، 'ان آخری نے صرف ایک گھنٹہ کام کیا، اور تم نے ان کو ہمارے برابر کر دیا جنہوں نے دن کا بوجھ اور شدید گرمی اٹھائی ہے۔'
13 لیکن اُس نے اُن میں سے ایک کو جواب دیا، 'دوست، میں تجھ سے کوئی غلط کام نہیں کر رہا۔ کیا آپ نے ایک دینار میں مجھ سے اتفاق نہیں کیا؟
14 جو تمہارا ہے لے لو اور جاؤ۔ میں اس آخری کارکن کو دینے کا انتخاب کرتا ہوں جیسا کہ میں آپ کو دیتا ہوں۔
15 کیا مجھے اجازت نہیں ہے کہ میں وہ کام کر سکوں جو میرا ہے؟ یا تم میری سخاوت پر شکوہ کرتے ہو؟'
16 پس آخری پہلے ہو گا اور پہلا آخری ہو گا۔

شکریہ سہیل۔
ہمیں نماز پڑھنے دو۔
باپ خدا، میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارے دل آسمان کی بادشاہی کے رازوں کو جاننے کے لیے کھلے رہیں۔
میں دعا کرتا ہوں کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ آپ کے لیے خوشنما اور آپ کے لوگوں کے لیے برکت کا باعث ہو۔

میری دعا ہے کہ ہم نہ صرف کلام کے سننے والے ہوں بلکہ کلام پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔
آمین

میری شادی سے پہلے، اور میں چین میں رہنے سے پہلے، میں ایک دوست کے ساتھ نیویارک شہر گیا تھا۔
ہم نے چائناٹاؤن میں ایک چھوٹی سی جگہ پر لنچ کرنے کا فیصلہ کیا۔
میں کینیڈا کے بہت قریب ریاست نارتھ ڈکوٹا میں پلا بڑھا ہوں۔
نارتھ ڈکوٹا میں کوئی مسالیدار کھانا نہیں تھا۔

گروسری اسٹورز میں صرف ہلکے سالسا تھے۔
لیکن مجھے مسالہ دار کھانا پسند تھا۔
یا میں نے سوچا کہ مجھے مسالہ دار کھانا پسند ہے!

ویسے بھی، جب ہم چائناٹاؤن میں کھا رہے تھے تو میرے دوست نے کہا، ''میٹ، آپ کو یہ چھوٹی سی لال مرچ آزمانی چاہیے۔''
ٹھیک ہے، میں نے وہ لال مرچ آزمائی، اور میں اگلے گھنٹے کے لیے دکھی تھا۔
مجھے پسینہ آ رہا تھا اور میرا منہ چیخ رہا تھا۔
میرے دوپہر کے کھانے کا بقیہ حصہ ختم کرنے کے لیے بڑی قوت ارادی کی ضرورت تھی۔

میری چھوٹی سی کہانی کا کیا مطلب ہے؟
آپ میں سے جو لوگ چائنیز کھانوں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔
چائنیز فوڈ میں کچھ لال مرچیں نہیں کھانی چاہئیں۔
وہ دوسرے کھانے کے ایک گچھے کے ساتھ تلے ہوئے ہیں اور آپ کو ایک ساتھ دیے گئے ہیں۔
یہ ذائقے سے بھری ایک بڑی شاندار پلیٹ ہے (تصویر دیکھیں)۔
اسے کھانے کے لیے، آپ اپنی چینی کاں ٹا سے دوسرا کھانا چنتے ہیں اور لال مرچ کو اکیلا چھوڑ دیتے ہیں۔
کالی مرچیں ہر چیز کو ذائقہ دیتی ہیں لیکن خود کھانے کے لیے نہیں ہیں۔
اس لیے کچھ قسم کے کھانے کے لیے، آپ کو اسے کھانے سے پہلے اہم معلومات جاننے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح، یسوع ہمیں سکھانے کے لیے کہانیاں سناتا ہے۔
لیکن اس کی کہانیاں مسالیدار کھانے سے پرہیز کرنے سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔
ان کی کہانیوں کو تمثیل کہا جاتا ہے۔
آج ہم ان میں سے ایک تمثیل کو دیکھنے جا رہے ہیں۔
یہ وہی ہے جو ابھی ہمارے لیے پڑھا گیا تھا۔
مجھے امید ہے کہ آپ اپنی بائبل کی پیروی کریں گے!

لیکن اس سے پہلے کہ ہم کہانی کی تفصیلات میں جائیں، مجھے عام طور پر تمثیلوں کو سمجھنے کے طریقے کے بارے میں کچھ باتیں کہنا ضروری ہیں۔
جب آپ دوسری تمثیلیں پڑھیں گے تو یہ آپ کی مدد کرے گا۔
سب سے پہلے، یسوع نے تمثیلوں کا استعمال نہیں کیا کیونکہ وہ واقعی ایک اچھا طریقہ تعلیم تھے۔
اس نے تمثیلیں استعمال کیں کیونکہ وہ دو کام کر سکتے ہیں۔
یہ میتھیو 13:1-23 سے آتا ہے۔
کچھ لوگ یسوع کی تمثیلیں سنتے ہیں اور آسمان کی بادشاہی کے راز کو سمجھتے ہیں۔
وہ ان تمثیلوں سے خدا کو صحیح معنوں میں جان سکتے ہیں۔

دوسرے لوگ یسوع کی تمثیلیں سنتے ہیں، اور ان کے دل بند ہو جاتے ہیں۔ وہ پہلے سے زیادہ خدا کے مخالف ہو جاتے ہیں۔
میتھیو 13:14-15 میں یسوع نے یسعیاہ نبی کا حوالہ دیا اور کہا کہ وہ "سنیں گے لیکن سمجھیں گے نہیں"۔
وہ "دیکھیں گے لیکن کبھی محسوس نہیں کریں گے۔"
لہٰذا، ایک تمثیل پڑھنے سے پہلے، خُدا سے اپنے دل کو کھولنے کے لیے کہو تاکہ آپ کو خُدا کی بادشاہی کے راز معلوم ہو جائیں!

دوسرا، تمثیلوں میں تقریباً ہمیشہ ایک اہم نکتہ ہوتا ہے۔
اس تمثیل میں، یسوع نے اسے متی 20:16 میں کہا ہے۔
"آخری پہلا ہوگا اور پہلا آخری ہوگا۔"
اس واعظ کا بقیہ حصہ کھولنے کی کوشش کرے گا کہ ہمارے لیے اس کا کیا مطلب ہے۔

تیسرا، تمثیلیں اس دنیا کی چیزوں کا اس زمین کی چیزوں سے موازنہ کرتی ہیں۔
اس لیے وہ ہمیں صحیح اصول دیتے ہیں لیکن درست چیزیں نہیں۔
ہمیں رومن سکوں میں کارکنوں کی ادائیگی کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے!

چوتھا، آپ کو تاریخی تناظر کے بارے میں کچھ چیزوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔
اس تمثیل میں صبح سویرے، تیسرے گھنٹے، چھٹے گھنٹے، نویں گھنٹے اور گیارہویں گھنٹے کا ذکر ہے۔
یہ کیا اوقات ہیں؟
ان لوگوں کے پاس ہماری طرح گھڑیاں نہیں تھیں۔
صبح کا وقت تھا جب سورج نکل آیا۔
تیسرا گھنٹہ تقریباً 9 بجے کا تھا۔
دوپہر کا چھٹا گھنٹہ تھا۔
نویں گھنٹہ تقریباً 3 بجے۔
11 واں گھنٹہ تقریباً شام 5 بجے۔
وضاحت کے لیے میں دور جدید کا حوالہ دوں گا نہ کہ قدیم کا۔

آخری اہم چیز جو آپ کو تمثیلوں کو سمجھنے کے بارے میں جاننے کی ضرورت ہے وہ تمثیل کے ارد گرد کے حصوں کو دیکھنے کے لیے ہے۔
جب بھی آپ بائبل پڑھتے ہیں تو آپ کو درحقیقت ایسا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔
میں جو اقتباس پڑھ رہا ہوں وہ اس کے ارد گرد کے اقتباسات کے ساتھ کیسے فٹ بیٹھتا ہے؟

میتھیو 19 میں، یسوع نے اسی مرکزی خیال کے ساتھ ایک تمثیل بیان کی: ''بہت سے جو پہلے ہیں وہ آخری ہوں گے اور آخری پہلے۔''
میتھیو 20 میں، انگور کے باغ کے بارے میں ہماری تمثیل کے بعد، یسوع نے پیشین گوئی کی ہے کہ وہ صلیب پر مرے گا۔
پھر اس کے شاگرد اس بات پر لڑتے ہیں کہ دوسرے شاگردوں کا باس کون بنتا ہے۔
وہ ان لوگوں کو نہیں دیکھ رہے تھے جو آخری اہم تھے۔
وہ سب پہلے بننا چاہتے تھے!

اب آتے ہیں اپنی کہانی کی طرف۔
یہاں ایک تصویر ہے جو آپ کو یہ دیکھنے میں مدد کرے گی کہ کیا ہو رہا ہے۔
(تصویر دیکھیں۔)
ہماری کہانی اس سے شروع ہوتی ہے: ''آسمان کی بادشاہی اس طرح ہے۔
ایک گھر کے مالک کو اپنے انگور کے باغ کے لیے مزدوروں کی ضرورت تھی۔
وہ صبح سویرے باہر نکل گیا۔
اس نے ایک دینار کے عوض آدمیوں کو کام پر رکھا۔''
یہ ایک مزدور کی ایک دن کی عام اجرت تھی۔

آیئے ایک سیکنڈ کے لیے یہاں رکتے ہیں۔
کیا آپ جانتے ہیں کہ صبح سویرے کام تلاش کرنے کی امید میں باہر جانا کیسا ہوتا ہے؟
میں نہیں جانتا، لیکن میں ان لوگوں کو جانتا ہوں جو ایسا کرتے ہیں۔
یہ بہت مشکل کام ہے۔
چین میں، کام کی تلاش میں لوگ اکثر ایسا آلہ لاتے ہیں جسے وہ استعمال کر سکتے ہیں۔
مجھے یاد ہے کہ سڑک کے کنارے کھڑے لوگوں کو ہوا میں پینٹ برش پکڑے ہوئے ہیں۔
جب تک یہ کارکن انتظار کرتے ہیں، ان کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔
وہ اپنے اہل خانہ کی کفالت نہیں کر رہے ہیں۔
وہ کوئی نتیجہ خیز کام نہیں کر رہے ہیں۔
کاش ایسا نہ ہوتا!

اس صورتحال میں لوگوں میں سے ایک احساس شرمندگی ہے۔
وہ شرم محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کے پاس اچھی نوکری نہیں ہے۔
شرمندگی کا احساس بہت سی دوسری وجوہات سے بھی ہوتا ہے۔

بعض اوقات ہمیں شرم محسوس ہوتی ہے جب ہم کچھ برا کرتے ہیں۔
ہم اپنا چہرہ ڈھانپنا چاہتے ہیں۔
بعض اوقات ہم شرم محسوس کرتے ہیں اور یہ ہماری غلطی نہیں ہے۔
کبھی کبھی یہ دونوں میں سے تھوڑا سا ہوتا ہے۔
شرم کا یہ خیال بہت اہم ہے۔
جب ہم خُدا کے ساتھ اپنے تعلق کے بارے میں سوچتے ہیں، تو ہم اکثر یہ محسوس کرتے ہیں کہ جب ہم خُدا سے ملیں گے تو ہم شرمندہ ہوں گے۔

اب ہم اپنی کہانی جاری رکھیں۔
صبح کے آخری پہر، تین گھنٹے بعد، ماسٹر بازار میں گیا۔
دوسرے کارکن وہاں تھے، لیکن ان کے پاس کام نہیں تھا۔
مالک نے کہا، "تم میرے انگور کے باغ میں کام کر سکتے ہو، اور میں تمہیں وہی دوں گا جو صحیح ہے۔"
مزدور آقا کے انگور کے باغ میں کام کرنے گئے۔
ماسٹر صاحب دوپہر کو باہر گئے اور وہی ہوا۔
ماسٹر صاحب دوپہر کو باہر گئے اور پھر وہی ہوا۔
دوپہر کے آخر میں، ماسٹر دوبارہ بازار میں چلا گیا.
مزدور اب بھی وہاں موجود تھے، لیکن ان کے پاس کام نہیں تھا۔

چلو پھر توقف کرتے ہیں۔
اگر صبح سویرے کام نہ ہونے کا دکھ تھا تو دوسرے کارکنوں کو سارا دن کام نہ ہونے پر کتنی شرمندگی محسوس ہوتی تھی۔

دوپہر کو آقا نے مزدوروں سے پوچھا کہ تم سارا دن یہاں کیوں کھڑے رہے؟
انہوں نے کہا، "کیونکہ کسی نے ہمیں نوکری پر نہیں رکھا!"
مالک نے ان مزدوروں سے کہا، "تم میرے انگور کے باغ میں کام کر سکتے ہو۔"
جب شام ہوئی تو آقا نے اپنے چوکیدار سے کہا کہ مزدوروں کو بلاؤ اور ان کی مزدوری ادا کرو۔
پہلے ان لوگوں کو ادائیگی کریں جو سب سے آخر میں آئے، پھر ان لوگوں کو ادائیگی کریں جنہوں نے زیادہ کام کیا۔"

اس کہانی میں کچھ دلچسپ تفصیلات ہیں۔
غور کریں کہ جب مالک انہیں کام دیتا ہے تو وہ شرمندہ نہیں ہوتے۔
وہ اب بے مقصد زندگی نہیں گزار رہے ہیں۔
اور یہ بھی دیکھیں کہ ماسٹر خود وہاں کیسے جاتا ہے۔
وہ ان کارکنوں کو براہ راست برکت دیتا ہے۔

دوپہر کے آخر میں شروع ہونے والے کارکنوں کو پہلے ادائیگی کی گئی۔

انہیں ایک دینار ملا۔
صبح سویرے شروع ہونے والے کارکنوں کا خیال تھا کہ انہیں زیادہ ملے گا۔
لیکن ان میں سے ہر ایک کو ایک دینار بھی ملا۔
مزدوری ملنے کے بعد انہوں نے گھر کے مالک سے شکایت کی۔
انہوں نے کہا: ''دوپہر کے آخر میں آنے والے کارکنوں نے صرف ایک گھنٹہ کام کیا۔
ہم نے سارا دن سخت دھوپ میں کام کیا ہے۔
تم نے انہیں ہماری طرح کیوں ادا کیا؟''
آقا نے جواب دیا دوست، میں نے تیرے ساتھ کچھ برا نہیں کیا۔
کیا آپ ایک دینار میں کام کرنے پر راضی نہیں ہوئے؟
اپنی مزدوری لو اور جاؤ۔
میں نے آخری کارکنوں کو آپ کی طرح تنخواہ دینے کا فیصلہ کیا۔
کیا مجھے اجازت نہیں ہے کہ میں اپنے مال سے جو چاہوں کروں؟
کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں کیونکہ میں سخی ہوں؟''

اب جب کہ ہم کہانی سے گزر چکے ہیں، آیئے ایک اہم نکتے کے بارے میں سوچتے ہیں۔
میتھیو 20:16 کہتا ہے: ''آخری پہلے ہوں گے اور پہلا آخری ہو گا۔''
128
ٹھیک ہے، آیئے اس کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ اس کہانی کے لوگ کس کی نمائندگی کرتے ہیں۔
ہم فورمین کو چھوڑ دیں گے۔
وہ میرے لیے اہم نہیں لگتا تھا اور میں نے اس حوالے کے بارے میں جو کتابیں پڑھی ہیں ان میں سے کسی نے بھی اس کے بارے میں زیادہ کچھ نہیں کہا۔

آیئے کارکنوں کے بارے میں سوچیں۔
وہ آپ جیسے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔
میرے جیسے لوگ۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ سب کہانی کا آغاز کمزوری اور شرم کی جگہ پر کرتے ہیں۔
ان کے پاس کوئی نوکری نہیں ہے اور وہ سب بازار میں انتظار کر رہے ہیں کہ کوئی ان کو ملازمت پر رکھے۔
یہ ایک اچھی نمائندگی ہے کہ ہم خدا کے سامنے کس طرح دیکھتے ہیں۔
ہم خدا کے لیے کچھ نہیں لاتے۔
ہم اس کی مکمل اطاعت نہیں کر سکتے۔
خدا کامل ہے، ہم نہیں ہیں۔
خدا طاقتور ہے، ہم کمزور ہیں۔
خُدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اُس کی اطاعت کریں، اور ہم اپنے راستے پر چلتے ہیں۔

جب ہم اس کے بارے میں سخت سوچتے ہیں، تو شرمندگی سب سے عام احساسات میں سے ایک ہے۔

کارکنوں کے بارے میں دوسری بات یہ ہے کہ پہلا گروہ خود غرض ہے۔
وہ ناراض نہیں تھے کیونکہ انہیں کم اجرت دی جاتی تھی۔
وہ ناراض نہیں تھے کیونکہ انہوں نے جو وعدہ کیا تھا وہ نہیں پایا۔
وہ ناراض تھے کیونکہ وہ دوسروں سے زیادہ وصول نہیں کرتے تھے!
یہ ہم سب کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔
یہاں امریکہ میں، ہم تاریخ کے سب سے امیر ترین معاشروں میں سے ایک میں رہتے ہیں۔
لیکن ہم کبھی مطمئن نہیں ہوتے۔
ہم زیادہ سے زیادہ چاہتے ہیں۔
ہم خاص طور پر اپنے پڑوسیوں سے زیادہ چاہتے ہیں۔

مثال کے طور پر میں استعمال شدہ کاروں کی قیمت پیش کروں گا۔
استعمال شدہ کاریں امریکہ میں عام طور پر سستی کیوں ہوتی ہیں، لیکن دوسرے ممالک میں زیادہ مہنگی ہوتی ہیں؟
کیونکہ امریکی شاذونادر ہی کسی کار کو اس وقت تک استعمال کرتے ہیں جب تک کہ وہ الگ نہ ہو جائے۔
امریکی نئی کاریں خریدتے ہیں تاکہ وہ اپنے پڑوسیوں کو بہتر دکھ سکیں۔
لیکن مسئلہ مزید گہرا ہے۔
میں کبھی کبھی اپنی پرانی گاڑی پر فخر کرتا ہوں۔
میں سوچنا چاہتا ہوں کہ میں ان لوگوں سے بہتر ہوں جو نئی کاریں خریدتے ہیں۔
اور یہ صرف ایک مثال ہے۔
میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں کہ آپ اپنے دل کا جائزہ لیں اور اپنے آپ سے پوچھیں، ''کیا میں اپنے پڑوسی سے کم لیکن جتنا مجھے ضرورت ہے اس پر راضی ہوں؟''
جب میں اپنے آپ کے ساتھ ایماندار ہوں، میں اکثر چیزیں اس لیے نہیں چاہتا کہ مجھے ان کی ضرورت ہے۔
میں دوسرے لوگوں سے بہتر محسوس کرنا چاہتا ہوں۔

تیسری بات جو کارکنوں کے بارے میں قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ان میں سے بعض کا ایمان حقیقی ہے۔
میتھیو 20:4 میں، صبح 9 بجے کے قریب، ماسٹر مزدوروں سے کہتا ہے کہ ''تاکستان میں جاؤ، اور جو کچھ صحیح ہے میں تمہیں دوں گا۔''
وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ انہیں کتنی تنخواہ دی جائے گی۔
ان کی بے روزگاری کی شرمندگی ختم ہونے پر وہ خوش ہیں۔
لیکن شام 5 بجے کارکنوں کو ادائیگی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جاتا۔
آقا کہتا ہے تم بھی میرے انگور کے باغ میں جاؤ۔
یہ ایمان کی ایک قسم ہے جسے خدا بخشتا ہے۔
یہ وہ لوگ ہیں جو یہ نہیں سوچتے کہ کیا کمایا جا سکتا ہے۔
وہ مالک کے پاس جاتے ہیں اور بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ اچھا ہے اور ان کا خیال رکھے گا۔

جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ دیکھ سکتے ہیں، ماسٹر خدا کی نمائندگی کرتا ہے۔
اور یہ کہانی ہمیں خدا کے بارے میں کچھ بہت اہم باتیں بتاتی ہے۔
خدا طاقتور ہے۔
وہ کہانی میں ہر چیز کو کنٹرول کرتا ہے۔
خدا تمام مخلوقات میں ہر چیز کو کنٹرول کرتا ہے۔
اس کے ذریعے اور اس کی مرضی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

خدا مہربان ہے۔
وہ ہماری شرمندگی چھیننا چاہتا ہے۔
خدا قادر ہے اور خدا مہربان ہے۔
لیکن خدا بھی مہربان ہے۔
سخاوت واقعی ایک عظیم چیز ہے، خاص طور پر جب یہ خدا کی طرح طاقتور کی طرف سے آتی ہے!

خدا کے طاقتور، مہربان اور فیاض ہونے کا یہ خیال صلیب میں اس کا مکمل اظہار ملتا ہے۔
غور کریں کہ صلیب ہمارے ایمان کی علامت کیسے ہے۔
اس صلیب پر یسوع کی موت سب سے زیادہ فیاضی ہے جو خدا نے کبھی کی ہے۔
یسوع بلاشبہ صرف ایک آدمی نہیں تھا بلکہ جسمانی طور پر خدا تھا۔
متی کی کتاب میں، اس تمثیل کے فوراً بعد، یسوع اپنی موت اور جی اٹھنے کی پیشین گوئی کرے گا۔
یہ آخری وجود پہلے کا حتمی اظہار ہے۔
یسوع مر گیا اور وہ پست اور آخری لایا گیا۔
وہ دوبارہ جی اُٹھا اور اسے اونچا اور پہلے لایا گیا۔

یہ شرم کے خیال سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں ہم آج بات کر رہے ہیں۔
جب یسوع صلیب پر مر گیا تو بہت سی چیزیں ہوئیں۔
لیکن ایک اہم بات یہ ہے کہ یسوع کو انتہائی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔
وہ ننگا تھا۔
وہ صلیب پر کیلوں سے جڑا ہوا تھا اور نہیں چھوڑے گا۔
لوگ یسوع پر ہنسے۔
وہ اس پر تھوکتے ہیں۔
اس نے کانٹوں کا تاج پہن رکھا تھا۔
لیکن یہ لوگوں کی شرم کی بات نہیں تھی جو بدترین تھی۔
سب سے بری بات یہ تھی کہ خدا نے اسے شرمندہ کیا۔

یاد ہے کہ اس نے صلیب پر مرنے سے پہلے کیا کہا تھا؟
یہ ہے میتھیو27:46۔
"میرے خدا میرے خدا، تم نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

خدا نے یسوع کو چھوڑ دیا۔
خدا نے یسوع کو شرمندہ کیا۔
اس نے یہ شرمندگی کیوں برداشت کی؟
یسوع تمام طاقتور ہے۔
یسوع تثلیث کا دوسرا شخص ہے۔
یسوع خدا ہے!
وہ کسی بھی وقت استعفیٰ دے سکتا تھا!
لیکن اس نے اس شرمندگی کو برداشت کیا تاکہ آپ کو اور مجھے نہ اٹھانا پڑے۔

ہم شرمندہ ہونے کے مستحق ہیں نہ کہ یسوع کے۔
ہم شرم کے مستحق ہیں کیونکہ ہم مسلسل اپنی ضرورت سے زیادہ چاہتے ہیں تاکہ ہم دوسروں سے زیادہ حاصل کر سکیں۔
ہم اس قسم کے لوگ نہیں ہیں جو خدا کی عزت کے مستحق ہیں۔

لیکن یسوع نے اس شرمندگی کو اٹھایا جس کے ہم مستحق تھے۔
اُس نے اُسے اِس لیے لیا تاکہ ہم خُدا کی نظروں میں عزت پائیں۔
یہ کہنے کا ایک اور طریقہ ہے کہ یسوع آپ کو آپ کے گناہوں سے بچانے کے لیے مرا۔
گناہ شرمندگی لاتا ہے۔
یسوع عزت لاتا ہے۔

ہم اس کے ساتھ کیا کریں؟
ٹھیک ہے، سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کر سکتے ہیں، اور درحقیقت آپ کو خدا کی سخاوت کو اس کی شرائط پر قبول کرنا چاہیے۔
آپ خدا کی بادشاہی کا حصہ بن سکتے ہیں، لیکن آپ وہاں اپنے طریقے سے کام نہیں کرتے۔
آپ مذاکرات نہیں کرتے۔
تم خدا سے یہ نہیں کہتے کہ "میں واقعی اچھا رہوں گا تاکہ تم مجھے قبول کرو۔"

نہیں، آپ کو خدا کی طرف اسی طرح دوڑنا چاہئے جس طرح وہ آخری کارکن بلائے جانے کے بعد تاکستان میں گئے تھے۔
یسوع کے پاس آئیں، اور وہ آپ کی شرمندگی کو لے کر آپ کو خُدا کے سامنے عزت بخشے گا۔
یسوع آپ کے کسی بھی کام کی وجہ سے آپ کا استقبال نہیں کرتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یسوع طاقتور، مہربان اور فیاض ہے۔

ہم خدا کی سخاوت کو قبول کرنے کے بعد، پھر کیا؟
یہ ہمیں کیوں اہمیت دیتا ہے؟
میں آپ کو تین الفاظ کے ساتھ چھوڑنا چاہتا ہوں: شکر گزاری، عاجزی، اور انحصار۔

ہمیں ایسے لوگ ہونا چاہیے جو فعال طور پر شکر گزاری کی مشق کریں۔
تشکر کا مطلب ہے بہت شکریہ کہنا، اور واقعی اس کا مطلب ہے۔
یہ امریکہ میں ایک بنیاد پرست خیال ہے۔
اس ملک میں بہت سے لوگ واقعی شکر گزار نہیں ہیں۔
بہت سے امریکیوں کو وہ سب کچھ ملنے کی توقع ہے جو وہ چاہتے ہیں۔
جب ان کے پاس یہ چیزیں ہوتی ہیں تو وہ سوچتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہوشیار یا مضبوط ہیں۔
اس کے لیے انگریزی کا لفظ "استحقاق" ہے۔
امریکی اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ چیزیں حاصل کرنے کا حقدار محسوس کرتے ہیں۔
اور ان چیزوں کا کبھی خاتمہ نہیں ہوتا جن کے بارے میں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ مستحق ہیں۔

لیکن شکر گزاری زندگی کے اس خوفناک طریقے کو توڑ دیتی ہے۔
شکر گزاری ہمیں بڑی خوشی دے سکتی ہے۔
یہ ہماری آنکھیں کھولتا ہے کہ ہر اچھا تحفہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔
وہ ہمارا خیال رکھے گا، چاہے ہم دوسروں سے کم ہوں۔
میں آپ کی حوصلہ افزائی کرنا چاہوں گا کہ اس ہفتے ہر روز کم از کم 10 چیزوں کے لیے خدا اور دوسروں کا شکریہ ادا کریں۔
یہ باتیں خدا سے بلند آواز سے کہو۔
ان میں سے کچھ ایک دوسرے سے اونچی آواز میں کہیں۔
اور اگلے ہفتے مجھے بتائیں کہ آپ کے دل میں کتنی مختلف چیزیں ہیں۔

ہمیں ایسے لوگ ہونا چاہیے جو عاجزی کو طاقت کے طور پر دیکھتے ہیں۔
عاجزی فخر کے برعکس ہے۔
عاجز ہونا جدید امریکہ میں بے وقوف اور کمزور سمجھا جاتا ہے۔
کھیلوں کا کوئی بھی واقعہ دیکھیں اور آپ دیکھیں گے کہ لوگ یہ ظاہر کریں گے کہ انہیں اپنے آپ پر کتنا فخر ہے۔
اور اگر آپ کھیل کے بعد ان سے پوچھیں گے، تو وہ شاید اس بارے میں بات کریں گے کہ وہ کتنے اچھے ہیں!

لیکن خُدا ہمیں بتاتا ہے کہ آخری پہلے ہو گا، اور پہلا آخری ہو گا۔
اسی لیے خُدا ہمیں عاجزی پر عمل کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی راہ میں مضبوط ہوں، نہ کہ دنیا کی راہ میں۔

جب کوئی آپ کے بارے میں کچھ برا گمان کرتا ہے کیونکہ آپ کی جلد کالی، یا بھوری، یا سفید ہے۔ یا اس لیے کہ آپ ان کے مقابلے میں کم پیسے کماتے ہیں۔ یا اس لیے کہ آپ ایک ہی لہجے کے ساتھ انگریزی نہیں بولتے۔ خدا کا شکر ادا کرو!
جب یہ چیزیں ہو جائیں تو یاد رکھیں کہ خدا آپ کو عاجزی میں مضبوط ہونے کا موقع دے رہا ہے۔

عاجزی واقعی ایک نادر طاقت ہے۔
واقعی ایک شائستہ شخص کسی بھی دوستی، خاندان، یا ٹیم کے لیے ایک تحفہ ہوتا ہے۔
اس ہفتے اپنے خاندان، اپنے کام اور اپنے دوستوں کو عاجزی کے ساتھ برکت دینے کے مواقع تلاش کریں۔
لوگوں کو ان سے پیار کر کے حیران کرنے کی کوشش کریں جب دنیا آپ کو ان سے نفرت کرنے کا بہانہ دے گی۔

آخر میں، اور سب سے اہم: ہمیں ایسے لوگ ہونا چاہیے جو خدا پر منحصر ہوں۔
اس ہفتے، آپ اور میں شکر گزاری کی مشق کرنے میں ناکام ہوں گے۔
آپ اور میں عاجزی میں مضبوط ہونے میں ناکام ہوں گے۔
لیکن یاد رکھیں کہ خدا طاقتور، مہربان اور فیاض ہے۔
اگر تم ان سے مانگو گے تو وہ تمہیں یہ چیزیں دے گا۔

آج کی کہانی سے ذرا پہلے، یسوع میتھیو 19:26 میں یہ کہتا ہے- ''انسان کے لیے یہ ناممکن ہے، لیکن خُدا کے ساتھ سب کچھ ممکن ہے۔''
بھائیو اور بہنو، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس ہفتے شکر گزاری اور عاجزی کے لیے خدا پر بھروسہ کریں۔
وہ واقعی ایک فیاض خدا ہے جو اپنے بچوں کو جواب دیتا ہے۔

اور یہ ہمیں اس واعظ کے اختتام تک پہنچاتا ہے۔
یہاں بڑا خیال ہے:
خدا طاقتور، مہربان اور فیاض ہے۔
اگر آپ اس کی بادشاہی کا حصہ ہیں، تو آپ کو اس کی سخاوت کو اس کی شرائط پر قبول کرنا چاہیے۔
ہمیں شکر گزار، فروتن اور خوش مزاج لوگوں کے طور پر زندگی گزارنے کے لیے خدا کی طاقت پر انحصار کرنا چاہیے۔
اور جب ہم ایسا کرتے ہیں تو ہمیں برکت ملے گی۔
ہمیں نماز پڑھنے دو.

خُداوند خُدا، میں دعا کرتا ہوں کہ ہم سب آپ کے کلام سے، جس طرح سے ہم سوچتے ہیں، جس طرح سے ہم محسوس کرتے ہیں، اور جس طرح سے ہم عمل کرتے ہیں، بدل جائیں۔
میں دعا کرتا ہوں کہ ہم آپ کی طاقت پر انحصار کرتے ہوئے خوشی، عاجزی اور شکر گزاری کے ساتھ آگے بڑھیں۔
میں یہ دعا یسوع مسیح کے طاقتور نام میں کرتا ہوں۔
اتحاد کو مناتا ہے۔